REGD L. No. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(85)

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

لاہور۔ پاکستان

یوم دوشنبہ

الفضل

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ ؍
سہ ماہی	۶ ؍
ماہوار	۲/
فی پرچہ	۱/

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | ۲۹ ظہور ۱۳۲۷ ہش | ۲۳ شوال ۱۳۶۷ھ | ۲۹ اگست ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۹۶

پاکستانی صوبوں کی ہائیڈرو الیکٹرک کانفرنس

کراچی ۲۸ اگست - پانی سے بجلی پیدا کرنے کی سکیموں پر غور و خوض کرنے کیلئے پاکستانی صوبوں کی ہائیڈرو الیکٹرک کانفرنس وزیر تعلیم و صنعت آنریبل فضل الرحمٰن کی زیر صدارت آج صبح شروع ہوئی۔

کانفرنس میں مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان اور مغربی پنجاب کے وزیر مال میجر مبارک علی شاہ شریک ہوئے۔ علاوہ ازیں صوبائی حکومتوں کے متعلقہ افسران نے بھی مذاکرات میں حصہ لیا۔ گذشتہ دنوں پانی سے بجلی پیدا کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے ماہرین نے ایک وسیع دورہ کیا تھا۔ کانفرنس ان ماہرین کی تیار کردہ رپورٹ پر غور و خوض کرے گی۔

بیت المقدس کا بجلی گھر اُڑا دیا گیا - مصری قونصل خانہ پر یہودیوں کا حملہ اور لوٹ مار

جمعیت اقوام سے حکومت مصر کا شدید احتجاج

لندن ۲۸ اگست عمان سے یہ اطلاع وصول ہوئی ہے کہ یروشلم کا بجلی گھر جو یو۔ این۔ او کے صلح کمیشن کے زیر اہتمام کام کر رہا تھا کل رات اُڑا دیا گیا ہے۔ اس کو مخفی طریق پر اُڑا دینے کا الزام عرب چھاپہ مار دستوں پر لگایا جا رہا ہے۔ ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ یہودیوں نے فلسطین میں مصری قونصل خانے کو لوٹ لیا ہے چنانچہ مصر کے وزیر خارجہ نے یہودیوں کے اس نہایت ہی مذموم فعل کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اتحادی قوموں کی انجمن کو ایک تار ارسال کیا ہے۔

آل انڈیا کانگریس کا آئندہ سیشن

نئی دہلی ۲۸ اگست - آل انڈیا کانگریس کے مرکزی دفتر سے اعلان کیا گیا ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کا آئندہ سیشن جے پور میں دسمبر کے دوسرے ہفتے میں منعقد ہوگا کانگریس کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے مندرجہ ذیل تاریخیں مقرر کی ہیں۔

سب جیکٹ کمیٹی کا اجلاس ۹، ۱۰ دسمبر کو اور عام اجلاس ۱۱، ۱۲ دسمبر کو منعقد ہوگا۔

حیدر آباد ۲۸ اگست حکومت نظام کے ایجنٹ جنرل مسٹر ایم۔ اے رضوی آج واپس نئی دہلی پہنچ رہے ہیں

چودھری خلیق الزمان کا عزم لاہور

لاہور ۲۸ اگست موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آل پاکستان مسلم لیگ کے آرگنائزر چودھری خلیق الزمان اوائل ستمبر میں لاہور میں تشریف لا رہے ہیں آپ یہاں دیکھ کر منٹگمری میں مہاجرین پر فائرنگ کے معاملے کی تحقیقات کریں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ چودھری خلیق الزمان مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان افتخار حسین آف ممدوٹ سے اسبارے میں کراچی میں بھی گفتگو کریں گے۔ جو مہاجرین کے انتظام بحالیات کے سلسلے میں وہاں تشریف لے گئے ہوئے ہیں (نامہ نگار خصوصی)

مغربی پنجاب کے گورنر کراچی میں

کراچی ۲۸ اگست - مغربی پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی یہاں تشریف لے آئے ہیں آپ مشترکہ ریفیوجی کونسل کے اجلاس میں شامل ہوں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کا وفد یہ اصرار کرے گا کہ جو مہاجر اس وقت مغربی پنجاب کے کیمپوں میں پڑے ہیں۔ انہیں سندھ اور صوبہ سرحد میں آباد کیا جائے۔

منٹگمری میں پولیس فائرنگ سے

۲۲ اشخاص جاں بحق ہوئے ہیں

لاہور ۲۸ اگست منٹگمری کے افسوسناک حادثہ کے متعلق مشرقی پنجاب کے ممبران اسمبلی کی طرف سے چار مہاجر ایم۔ ایل۔ اے صاحبان پر مشتمل جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس کی رپورٹ کے مطابق پولیس فائرنگ کے نتیجے میں ۲۲ افراد جاں بحق اور ڈیڑھ سو کے قریب اشخاص مجروح ہوئے ہیں کمیٹی کے ممبران نے پاکستان ٹائمز کے نمائندے سے ملاقات کے دوران میں کہا ہے کہ اس بارے میں حکومت کا بیان صحیح نہیں ہے۔

ہندوستانی وفد کی رہنمائی مسز وجے لکشمی پنڈت کریں گی!

نئی دہلی ۲۸ اگست - اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی کا جو اجلاس اگلے مہینے پیرس میں ہو رہا ہے۔ اس میں ہندوستانی وفد کی قیادت مسز وجے لکشمی پنڈت کریں گی - آپ پیر کے روز ماسکو سے نئی دہلی روانہ ہو جائیں گی۔ اپنی حکومت سے مشورہ کرنے اور ہدایات حاصل کرنے کی غرض سے آپ نئی دہلی آ رہی ہیں۔

مغربی سفیروں کی روسی زعما سے

آٹھویں ملاقات

ماسکو ۲۸ اگست - مغربی سفیروں اور روسی زعماء کے درمیان برلن کی صورت حال کے متعلق اب تک آٹھ ملاقاتیں ہو چکی ہیں تبادلہ خیالات کے بعد جو اُصول طے پائے ہیں۔ یا ان کانفرنسوں کے جو بھی نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق آج ایک سرکاری اعلان متوقع ہے۔ کل رات بھی سفیروں کی روسی وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف سے ایک ملاقات ہوئی تھی۔ جس کی رپورٹ تمام ایلچیوں نے اپنی اپنی حکومتوں کو بھیجدی ہے

مشرقی پنجاب کے وزیر کا بھائی گرفتار کر لیا گیا

امرتسر ۲۸ اگست مشرقی پنجاب کے محکمہ آبادکاری کے وزیر سردار پرتاپ سنگھ کیروں کے کمیونسٹ بھائی کامریڈ جسونت سنگھ کو پولیس نے پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کے ماتحت گرفتار کر لیا ہے کمیونسٹ ورکرز کی عام گرفتاریوں کے وقت کامریڈ جسونت سنگھ روپوش ...

ہندوستان اور افغانستان کے درمیان معاہدہ

کابل ۲۸ اگست معلوم ہوا ہے کہ افغانستان اور ہندوستان کے درمیان ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جس کی رو سے یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ افغانستان کے ان تمام باشندوں کو جو ہندوستان میں مقیم ہیں اور روپے کا لین دین کرتے ہیں۔ ستمبر کے آخر تک انہیں ان کے وطن بھیج دیا جائے۔ ایک ماہ کی مہلت انہیں اس لئے دی گئی ہے کہ تا وہ جانے سے پہلے اپنا روپیہ قرضخواہوں سے وصول کر لیں۔

کمیشن کے ممبران کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۸ اگست اتحادی قوموں کے ہندوستان پاکستان کمیشن کے ممبران آج دوپہر نئی دہلی سے کراچی پہنچ گئے۔ کمیشن لڑائی بند کرانے کی تجاویز کے متعلق حکومت پاکستان کے نمائندوں سے مزید گفت و شنید جاری رکھیگا۔ امید ہے اگلے ہفتے کے دوران میں لڑائی بند کرانے کی تجاویز کا اعلان کر دیا جائے گا۔

پٹیالہ میں نگران حکومت کے قیام پر شدید احتجاج

پٹیالہ ۲۸ اگست - پٹیالہ اور مشرقی پنجاب کی ریاستی یونین میں نگران حکومت کے قیام پر وہاں کے کانگرسی لیڈر شدید نکتہ چینی کر رہے ہیں چنانچہ کل ایک پبلک جلسہ میں مسٹر برشبھان مسٹر جنگبیر سنگھ جوگا اور مسٹر ہربنس لال نے نگران حکومت کے قیام کے خلاف دھواں دھار تقاریر کیں اور ذمہ وار حکومت کے قیام کی گفت و شنید میں ناکامی کا اصل ذمہ وار یونین کے راج پرمکھ کو ٹھہرایا بعض لوگوں نے جلسہ کو بھڑ کا کر منتشر کرنا چاہا۔ لیکن کانگرس والنٹیرز نے صورت حال پر قابو پا لیا - ریاست بھر میں موجودہ حکومت کے خلاف "یوم احتجاج" منانے کے لئے ۷ ستمبر کا دن مقرر کیا گیا ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے - ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا گیا۔

ضلع وار آبادی کی سکیم تجربہ کی کسوٹی پر

(از خواجہ غلام نبی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور)

ضلع وار آبادی کی تجویز مختلف راہوں میں بٹ کر تباہ حال اور برباد شدہ پناہ گزینوں کی بدقسمتی سے ایسا رنگ اختیار کرتی جا رہی ہے جو نہایت ہی خوفناک نتائج پیدا کر سکتا ہے جو لوگ آج ضلع وار آبادی کی تجویز لے کر کھڑے ہوئے ہیں جب کہ اکثر پناہ گزین کہیں نہ کہیں سر چھپائے بیٹھے ہیں۔ وہ نہ صرف ان لوگوں کو از سر نو بے سروسامانی کی حالت میں در در کی خاک چھانتے دیکھنے کے متعلق دلائل پیش کر رہے ہیں۔ بلکہ دوسرے فریق کو شدید قسم کے الزامات کا ہدف بھی بنا رہے ہیں۔ یہی صورت دوسرے فریق نے اختیار کر رکھی ہے۔ اس طرح بات بڑھتی جا رہی ہے۔ اور ایک دوسرے کو بدنیت۔ خائن۔ غاصب۔ خود غرض وغیرہ وغیرہ خطابات عطا کئے جا رہے ہیں ظاہر ہے کہ صاحب اقتدار اور عوام کی لیڈری کے مدعیان دونوں کا یہ طریق عمل خانماں برباد پناہ گزینوں کی آبادی میں کوئی سہولت اور آسانی نہیں پیدا کر سکتا بلکہ ان کی تباہی و بربادی کی رہی سہی کسر بھی نکال کر رکھ دے گا۔ اگر ان لوگوں کے دلوں میں کچھ بھی خوف خدا اور انسانی ہمدردی کا جذبہ باقی ہے۔ جو اپنے آپ کو پناہ گزینوں کے ہمدرد اور خیر خواہ قرار دیتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ ذاتیات کو چھوڑ کر خود غرضیوں کو ترک کر کے اور الزام تراشیوں سے الگ ہو کر سنجیدگی اور وقار کے ساتھ سوچیں اور کوئی ایسی صورت تجویز کریں جو بے ٹھکانا اور بے سروسامان مہاجرین کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید۔ کم از کم مشقت طلب۔ اور جلد سے جلد قابل عمل ہو کیونکہ اس وقت تک کی تکالیف اور مصائب نے عام پناہ گیروں کو اس قدر درماندہ کر دیا ہے۔ اور وہ اتنے پس چکے ہیں۔ کہ ان کی زندگی اور موت کے درمیان نہایت باریک سا پردہ لٹکتا رہ گیا ہے جسے ذرا سا جھونکا بھی اڑا کر ان کے لئے غار ہلاکت کا منہ کھول سکتا ہے۔

ان حالات میں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جو مفید مشورہ اس کی سمجھ میں آئے پیش کرے۔ تاکہ ارباب حل و عقد کو مناسب حل تجویز کرنے میں آسانی ہو۔ اس سلسلہ میں میں بھی ایک صورت پیش کرتا ہوں۔ اگر صاحب اقتدار اصحاب اور ضلع وار آبادی کے حامی ایم۔ ایل۔ اے صاحبان توجہ فرمائیں گے۔ تو بہت مفید اور نتیجہ خیز پائیں گے۔

مذکورہ بالا صورت کا سرسری خاکہ جس میں ضروری اور مناسب رنگ بھرا جا سکتا ہے یہ ہے کہ حکومت مغربی پنجاب ان ایم۔ ایل۔ اے صاحبان میں سے جو ضلع وار آبادی کے حامی ہیں سر دست دو سب سے زیادہ قابل اور پر جوش اصحاب کو منتخب کر کے اس بات کا اختیار دے دے۔ کہ وہ اپنے اپنے ضلع کے لوگوں کی از سر نو آبادی کا اپنی تجویز کے مطابق انتظام کرنے کی کوشش کریں اور وہ اس طرح کہ ایک صاحب اگر اپنے ضلع کے لوگوں کو سیالکوٹ کے ضلع میں آباد کرنا چاہتے ہیں۔ اور دوسرے لاہور کے ضلع میں۔ تو اول الذکر اپنے ضلع کے تمام ان لوگوں کو جو ضلع لاہور میں آباد ہو چکے ہیں۔ ضلع سیالکوٹ میں چلے جانے کے لئے تیار کر لیں۔ اور ثانی الذکر اپنے ضلع کے تمام ان لوگوں کو جو ضلع سیالکوٹ میں آباد ہو چکے ہوں۔ ضلع لاہور میں چلے جانے کے لئے آمادہ کر لیں۔ اور آخر ایک مقررہ تاریخ پر ان کو کوچ کا حکم دے دیا جائے۔ اور کہہ دیا جائے کہ وہ ایک دوسرے کے ہاں جا کر آباد ہو جائیں۔

اس طرح ایک تو یہ ثابت ہو جائے گا۔ کہ از سر نو آبادی کی سکیم کے ساتھ آباد ہونے والوں کی کس قدر پسندیدگی اور خواہش وابستہ ہے دوسرے یہ معلوم ہو جائے گا۔ کہ عملی لحاظ سے جو مشکلات پیش آنے کا خطرہ لاحق ہے وہ قابل عبور ہیں یا نہیں۔ اگر اس قدر تبادلہ آسانی کے ساتھ وقوع پذیر ہو جائے۔ تو اسے اور زیادہ وسعت دی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر اسی میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے۔ تو اس کے حامی اسے خود بخود ترک کر دینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اس بارے میں جو مشکلات حائل نظر آتی ہیں۔ وہ بظاہر حالات ناقابل حل معلوم ہوتی ہیں۔ مثلاً اس بات کا فیصلہ کس طرح کیا جائے گا۔ کہ کس ضلع کے لوگ کونسے ضلع میں آباد ہوں جب کہ مختلف ضلعوں کی زرعی اور معاشی حالت مختلف ہے۔ کوئی ضلع زیادہ زرخیز ہے کوئی کم کسی میں ذرائع معاش زیادہ ہیں کسی میں بالکل مفقود کوئی زیادہ وسیع ہے۔ کوئی کم۔ کوئی نہروں سے سیراب ہوتا ہے۔ کسی کا انحصار صرف بارش پر ہے۔ ان حالات میں زرخیز علاقہ میں آباد لوگوں کو اٹھا کر بنجر علاقہ میں کیونکر بسایا جائے گا۔

یہ اور اسی قسم کی بیسیوں مشکلات نظر آتی ہیں۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ جو قدم اٹھایا جائے سوچ سمجھ کر اٹھایا جائے۔ اور عام پناہ گزینوں کی مرضی اور منشا معلوم کرنے کے بعد اٹھایا جائے۔

احرار کیا ہیں؟

معاصر "زمیندار" اور معاصر "آزاد" پہلے باہم فیصلہ کریں

چند روز سے احراریوں کا اخبار آزاد محض پاکستان میں فتنہ و فساد برپا کرنے کے لئے احمدیوں کے خلاف زہر افشانی کر رہا ہے۔ اور معاصر زمیندار بھی گاہ بگاہ اس کی تائید میں رطب اللسان ہو جاتا ہے۔ ہم مندرجہ ذیل حوالہ اس لئے نقل کرتے ہیں کہ پہلے یہ دونوں معاصر ایک دوسرے کے موقف کا صحیح صحیح تعین کر لیں تو بہتر ہے (ادارہ)

"پنجاب میں چند پنجابیوں نے ایک انجمن قائم کر رکھی ہے۔ جسے مجلس احرار کہتے ہیں۔ یہ مجلس غالباً دنیا بھر میں سب سے پہلی انجمن ہے جس کا کوئی اصول و عقیدہ نہیں ہے۔ اگر پہلے اسے سمجھنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ تو اب سمجھ لیجئے کہ اگر احراری شیخ حسام الدین بن کر ایسٹیج پر جلنے اور مجلس احرار کی دف بجا بجا کر کانگرس کے گیت گانے لگے۔ تو وہ احرار کا صدر ہو جائے گا۔ اگر کوئی چوہدری افضل حق کے نام سے اخبار دبان میں چلائے کہ کانگرسی لیڈر سرمایہ دار ہیں اور سرمایہ داری کی تخریب مجلس احرار کے مقاصد میں شامل ہے تو وہ مفکر احرار کہلائے گا۔ گویا کانگرس کا ہوا خواہ بھی قائد احرار ہے اور کانگرس پر لعنتیں بھیجنے والا بھی زعیم احرار ہے۔ اب بتائیے کہ احرار بذات خود کیا ہیں؟ (زمیندار ۳ جولائی ۱۹۴۱ء)

چوہدری عزیز اللہ خان ایگزیکٹو انجنیئر کی قابل تقلید فرض شناسی

شیخوپورہ میں ۱۴ اگست کو قریباً ۸ بجے اطلاع ملی۔ کہ مینہ کے پانی کے سیلاب سے تمام علاقہ چوہڑکانہ زیر آب ہے۔ اور پانی ہر جگہ ۵، ۵، ۶، ۶ فٹ پھر رہا ہے۔ دوسری طرف گوگیرہ برانچ میں پانی معمول سے ۲ فٹ چڑھ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے خطرہ ہے کہ پانی نہر کی پٹڑیوں کو توڑ کر تمام علاقہ تباہ کر دے گا۔ عوام سخت پریشانی میں ہیں اور ہراساں ہیں۔ اس وقت تک بارش ہو رہی تھی۔ ہوا زوروں پر تھی۔ - - - - - - - پانی بڑے زور سے فراٹے بھر رہا تھا

- - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

بے گھر بے در پناہ گزینوں کے سوا کوئی بھی ۔۔۔ افلاک نہ تھا۔ لیکن اپر گوگیرہ ڈویژن کا بوڑھا ایگزیکٹو انجنیئر ان تمام مشکلات کو پائے حقارت سے ٹھکرا تا ہوا یہ کہہ کر گھر سے پیدل ہی چوہڑکانہ کو روانہ ہو پڑا کہ اگر ہزاروں آدمیوں کو بچانے کے لئے میں قربان ہو جاؤں۔ تو پرواہ نہیں۔ چنانچہ پانی میں ۹ میل کا سفر ڈوبتے۔ تیرتے۔ اٹھتے۔ بیٹھتے طے کر کے صاحب بہادر رات کو وہاں پہنچے۔ اور اسی وقت پٹڑیوں کا معائنہ شروع کر دیا۔ چنانچہ نہر کو فی الفور بند کرا دیا گیا۔ اور ایسے شگاف کھول دیئے گئے۔ جن سے باہر کا پانی بھی نہر میں آنا شروع ہو گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بجائے اس کے کہ علاقہ چوہڑکانہ سیلاب نہر سے تباہ ہو جاتا وہ سیلاب مینہ سے بھی بچ گیا۔ صاحب بہادر متواتر پانچ دن پٹڑیوں پر پھر کر انہیں مضبوط کراتے رہے۔ اور اپنی ان تھک کوششوں سے لاکھوں روپیہ کی فصل و جائداد اور سینکڑوں جانوں کو بچا لیا۔ عوام اس جواں ہمت آفیسر کی جواں مردی کی تعریف کر رہے ہیں۔

(مظفر یزدانی از ضلع شیخوپورہ)

سیکرٹریان مال کی خاص توجہ کے لئے

گذشتہ عید الفطر کے موقعہ پر اپنی اپنی جماعتوں میں فطرانہ اور عید فنڈ فراہم کر کے مستحقین کو تقسیم کرنے کا انتظام آپ نے فرمایا تھا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ براہ مہربانی مرکز یعنی نظارت بیت المال کو یہ بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ کہ اس عید کے موقعہ پر کل کس قدر فطرانہ اور کس قدر عید فنڈ فراہم کیا گیا تھا اور کس قدر تقسیم کیا گیا اور کس قدر باقی رہا۔ جو مرکز میں بھجوا دیا گیا۔ یا عنقریب بھجوا دیا جائے گا۔

(نظارت بیت المال)

"دعاؤں سے تقدیریں ٹل جاتی ہیں نیکیوں سے عمر بڑھتی ہے"

حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ (ترمذی)

یعنی تقدیر کو دعا کے سوا کوئی چیز نہیں بدلتی اور نہ ہی عمر میں نیکی کے سوا کوئی چیز زیادہ کر سکتی ہے

(ناظر تعلیم و تربیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(86)
روزنامہ الفضل
۲۹ اگست سنہ ۴۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ عبداللہ بمبئی میں

شیخ محمد عبداللہ آف کشمیر نے بمبئی میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کی اقتصادی بدحالی کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ چونکہ اس کی حالت بہت مخدوش ہو چکی ہے اس لئے وہ لوگوں کی توجہ دوسری طرف مبذول کرنے کے لئے کشمیر پر طوفانی حملہ کر دے گا۔ شیخ صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہندوستان میں ففتھ کالم پیدا ہو گیا ہے۔ اس میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ ففتھ کالم حکومت پر زور دے رہا ہے۔ کہ کشمیر میں لڑائی بند کر دی جائے۔ کیونکہ کشمیر میں مسلمانوں کی آبادی ۸۵ فیصدی ہے۔ اور استصواب عامہ کی صورت میں یہ مسلمان پاکستان کے حق میں ووٹ دیں گے اور اس طرح جو کروڑوں روپیہ اور ہزاروں سپاہی محاذ کشمیر پر حکومت ہندوستان استعمال کر چکی ہے وہ رائیگاں جائے گا۔ آپ نے کہا ہے کہ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ جنگ کی وجہ سے ہندوستان کی اقتصادی حالت خراب ہو رہی ہے۔ اس لئے حکومت ہند کو کشمیر میں جنگ بند کر دینی چاہیئے۔ شیخ عبداللہ نے اپنی اس تقریر میں کہا ہے کہ ہند میں فرقہ پرستی زور پکڑ رہی ہے۔ اور فرقہ پرست جماعتیں اور افراد سازش کر کے موجودہ قومی حکومت کا تختہ الٹ دینا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں سے ہندوستان کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔

شیخ عبداللہ نے اس تقریر میں اور بھی بہت سی باتیں کہی ہیں۔ جن کا مطلب ہند کے عوام کو یہ یقین دلانا ہے۔ کہ ہند کو کشمیر میں کوئی نقصان نہیں رہا۔ اور اس کی یہ مہم کامیاب ہو رہی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہند میں ایسا عنصر زور پکڑ رہا ہے۔ جو ہند حکومت کی کشمیری یورش کے خلاف ہے اور چاہتا ہے۔ کہ جتنی جلد ہو سکے ہند اس کام سے ہاتھ اٹھا لے۔

واضح ہو کہ ہند میں شروع ہی سے ایسے لوگوں کی کثرت ہے جو نہ صرف دیانتداری کی بناء پر بلکہ سیاسی اور ملکی مفاد کے پیش نظر کشمیر کی مہم کے خلاف ہیں۔ اور اب جبکہ ایک سال کی انتہائی سعی و کوشش کے بعد اور اتنا روپیہ اور آدمی ضائع کرنے کے بعد ان کو اور بھی واضح ہو چکا ہے۔ کہ ہند کا یہ اقدام غلط تھا۔ تو ان کا حلقہ اثر وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ اور وہ لوگ بھی جو انجام کے متعلق پہلے شک میں تھے۔ اب ہند کی ناکامیوں کو دیکھ کر قائل ہو گئے ہیں۔ کہ جو لوگ شروع ہی سے اس مہم کے خلاف تھے راستی پر ہیں۔

شیخ صاحب اپنی ناکامیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اپنی تقریر میں ان صائب الرائے لوگوں کو جنہوں نے شروع ہی میں ہند حکومت کو متنبہ کر دیا تھا۔ اب ففتھ کالم ظاہر کر رہے ہیں۔ اور اپنے دوستوں کی خوشنودی کے لئے ایسی باتیں کہہ رہے ہیں۔ جن کو کوئی بھی اب ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ کیونکہ حقیقت روز روشن کی طرح سامنے آ چکی ہے۔

عجیب ہے کہ ان لوگوں کو جو کشمیر کے متعلق ترک جنگ کا مشورہ دے رہے ہیں۔ شیخ صاحب ففتھ کالم کا خطاب دے رہے ہیں۔ تو پھر ہند کے ان فوجی جرنیل کو کس نام سے آپ نامزد کریں گے۔ جو ایک بار نہیں بلکہ کئی بار علی الاعلان کہہ چکے ہیں۔ کہ ہندی فوج کو تربیت دینے سے پہلے ہی ایک ایسی کٹھن مہم کی آگ میں جھونک دیا گیا ہے۔ جو ان کے بس کی بات نہیں

دوسری بات جس سے شیخ صاحب اپنی خفت کو چھپانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ آپ پاکستان کی اقتصادی بدحالی کا فرضی نقشہ لوگوں کو دکھا کر ان کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان اپنے عوام کو مشغول رکھنے کے لئے کشمیر کی طرف ان کا رخ پھیر رہا ہے۔ اور اس کی اس امداد کی وجہ سے ہندی فوج اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ پاکستان کی اقتصادی خستہ حالی کے ذکر سے شائد آپ کا یہ بھی مطلب ہو۔ کہ کشمیر تو کشمیر ہم چاہیں تو پاکستان کو بھی نیچا دکھا سکتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا دام فریب ہے۔ جس میں کوئی عقلمند ہندی پھنس نہیں سکتا۔ ہند کو معلوم ہو چکا ہے کہ پاکستان کی اقتصادی حالت نہایت مضبوط ہے۔ اور اب وہ لوگ بھی جنہوں نے شروع میں یہ خیال کیا تھا۔ کہ پاکستان کی اقتصادی حالت کو تباہ کر کے وہ اس کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دینگے۔ بالکل مایوس ہو چکے ہیں۔ ساری دنیا پاکستان کی مالی مضبوطی کا اقرار کر چکی ہے۔ ابھی حال ہی میں لنڈن کے اخبار ٹیلیگراف نے برطانوی تاجروں کی رائے پاکستان کی اقتصادی حالت کے متعلق شائع کی ہے۔ جس میں ان تاجروں نے ظاہر کیا ہے کہ پاکستان ایک بہت عمدہ مارکیٹ ہے۔ اور اب برطانوی تاجر پاکستان کو ہر قسم کا مال دھڑا دھڑ دے رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام ممالک پاکستان سے تجارتی تعلقات خوشی سے قائم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ شیخ صاحب کس کو دھوکا دے رہے ہیں۔ انڈین یونین کے لوگ اتنے کچے نہیں کہ وہ آپ کی ان کچی باتوں کو سنکر مطمئن ہو جائیں گے

پھر شیخ عبداللہ نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ مہاراجہ کے ساتھ آپ کی حکومت کا کوئی اختلاف نہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ سوائے اس کے کہ آپ ان لوگوں کی ڈھارس بندھانے کی بے فائدہ کوشش کریں۔ جو اب اچھی طرح جان گئے ہیں کہ جنگ ہو یا استصواب رائے کشمیر کسی طرح انڈین یونین کے ساتھ ملحق نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ یہ ملک خالصۃً مسلمانوں کا ہے۔ اور شیخ عبداللہ بھی آخر مسلمان ہی ہیں۔ الغرض شیخ صاحب کی حالت اس وقت اس ڈوبنے والے کی سی ہے جو تنکے کا سہارا لینے کے لئے ہاتھ مارتا ہے۔

آپ کی تقریر کا مقصد صرف اتنا ہے کہ انڈین یونین کے عوام کے اعتماد کی گرتی ہوئی عمارت کو چند لمحوں کے لئے اور ٹھہرایا جائے آپ ان نیک دل صائب الرائے لوگوں کو جو کشمیر کی مہم کے متعلق ہند حکومت کو صحیح رائے دے رہے ہیں۔ خواہ مخواہ ففتھ کالم بنا کر بڑی جسارت فرما رہے ہیں۔ جس کے فریب میں اب کوئی ہندی آنے کے لئے تیار نہیں۔

آخر میں ہم ہند کے نیک دل گورنر جنرل اور سمجھدار طبقے سے بزور اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ شیخ عبداللہ کی خود غرضانہ باتوں سے دھوکے میں نہ آئیں۔ اور حکومت ہند پر زور ڈالیں۔ کہ یہ قضیہ نامرضیہ قدرتی طور سے انصاف و عدل کے مطابق پاکستان سے مل کر باہم طے کر لیا جائے تاکہ دونوں ملکوں کو امن نصیب ہو۔

ڈاکٹر میجر محمود کا قتل

معزز معاصر انقلاب اپنی اشاعت مورخہ ۲۵ اگست میں رقمطراز ہے۔

"۲۰ اگست کا ذکر ہے کوئٹہ میں لٹن روڈ کے قریب عوام نے احمدیت کی مخالفت میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ اور جوش و خروش کے عالم میں چند احمدیوں کو زدوکوب کرنے لگے۔ اس وقت ایک احمدی ڈاکٹر میجر محمود احمد وہاں سے گزرے۔ تو یہ منظر دیکھ کر انہوں نے اپنی موٹر کار روک لی اور اس شور و شر کی وجہ دریافت کی۔ اس پر حاضرین جلسہ نے ان کی موٹر پر پتھر برسائے۔ اور میجر صاحب کا تعاقب کر کے ان کے چھرا گھونپ دیا۔ جس سے ان کا انتقال ہو گیا۔

یہ واقعہ صرف افسوسناک ہی نہیں بلکہ شرمناک ہے۔ تحریک پاکستان کے دوران میں قائداعظم کی حقیقت بینی اور روشن خیالی کی وجہ سے فرقہ پرستانہ رجحانات کا قلع قمع ہو گیا تھا چنانچہ حکومت پاکستان میں شیعہ سنی احمدی ہر فرقے کے بزرگ شامل ہیں۔ اور کبھی مسلم لیگ کی طرف سے ان کے عقائد کا سوال نہیں اٹھایا گیا۔ پھر خدا جانے بعض لوگ فرقہ پرستی کے جنون میں کیوں اس قدر سرشار ہو گئے کہ انہوں نے کوئٹہ میں غنڈا پن اختیار کر کے پاکستان کے ایک قابل اور نیک ڈاکٹر کو محض اس لئے ہلاک کر دیا۔ کہ وہ احمدی تھا۔ ہماری حکومتیں اپنے سیاسی مخالفوں کی دارو گیر میں بے حد مصروف ہیں۔ اور انہیں پاکستان کا دشمن قرار دے رہی ہے حالانکہ پاکستان کے حقیقی دشمن وہ ہیں جو مذہبی فرقہ بندی کی بناء پر قتل و خون کا ہنگامہ برپا کرنے میں مصروف ہیں۔ اس قسم کے خطرناک رجحان کو نہایت سختی سے دبانے کی ضرورت ہے۔ حکومت بلوچستان کو چاہیئے کہ میجر محمود احمد کے قاتلوں کو جلد سے جلد کیفر کردار تک پہنچانے کی کوشش کرے۔

میجر صاحب مرحوم خان بہادر ڈاکٹر محمد بشیر اور پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کے بھتیجے تھے ہمیں تمام افراد خاندان سے اس حادثہ میں دلی ہمدردی ہے۔"

گندم خریدنے کی اجازت

مسٹر عبدالحمید دستی وزیر سپلائی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت مغربی پنجاب نے گندم پر سے کچھ پابندیاں اٹھائی ہیں۔ اور راشن والے شہر کے عوام کو بھی اجازت دے دی ہے کہ وہ چھ ماہ کے لئے گندم خرید سکتے ہیں۔ تاکہ وہ ناگہانی مہمانوں کی آمد کی وجہ سے دقت میں نہ رہیں۔ حکومت نے چھکڑوں اور جانوروں پر لاد کر گندم منڈیوں میں لانے کی اجازت دے دی ہے۔ صرف سرحد کے ساتھ ساتھ دس میل تک اس [illegible] کا اطلاق نہیں ہو گا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حکومت نے یہ قدم اٹھا کر مغربی پنجاب کے شہروں کی بعض مشکلات کو رفع کر دیا ہے۔ اب ہمارے بیوپاریوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اس اجازت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کریں۔ اور اس نعمت کو بلیک مارکیٹ کے ذریعہ ملک کے لئے ایک مصیبت نہ بنا دیں۔ خاص کر ان عاقبت نااندیش بیوپاریوں کو جو اناج باہر بھیجکر چند روپیہ کمانا ہی بڑی تجارت سمجھتے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ اس اجازت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کریں۔ اور اپنے بھائیوں کو بھوکا مار کر اپنی تجوریوں کو پر کرنے کی آرزوؤں کو دبا دیں۔

حکومت کو بھی چاہیئے کہ سرحدوں کی نگہبانی

پہلے سے زیادہ سخت کر دے۔ تاکہ ایسے عاقبت نااندیش لوگوں کو اناج باہر بھیجنے کے مواقع بالکل نہ مل سکیں۔ موجودہ حالات میں اناج کو باہر بھیجنا یا بھیجنے میں مدد دینا اپنے بال بچوں پر ظلم ڈھانے کے مرادف ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ایسے سوداگران بھی ان حرکات سے باز آجائینگے۔ اور حکومت کے کارندے جو ناکہ بندی پر لگے ہیں وہ بھی دیانتداری سے اور نہائت چوکسی سے اس معاملہ کے متعلق اپنے فرائض ادا کریں گے۔

گورنر جنرل پاکستان کا اعلان

پاکستان کی آئین ساز اسمبلی کے گزشتہ اجلاس میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعات ۱۰۲ اور ۱۲۶ کی مزید ترمیم کی گئی تھی۔ کہ ملک کی اقتصادی حالت کے اس خطرے کے وقت جو پاکستان میں ہجوم عوام کی برآمد و درآمد کی وجہ سے پیدا ہو جائے۔ گورنر جنرل کو اختیار ہوگا کہ وہ ملک میں ایمرجنسی کی حالت کا اعلان کر دے چنانچہ پاکستان کی وزارت آبادکاری مہاجرین نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ اس وقت پاکستان میں ہجوم عوام کی برآمد اور درآمد کی وجہ سے اقتصادی خطرہ کی حالت پیدا ہو چکی ہے۔ اس لئے گورنر جنرل پاکستان نے ملک میں ایمرجنسی کی حالت کی موجودگی کا اعلان کر دیا ہے۔

اس اعلان کی یہ غرض بیان کی گئی ہے کہ مہاجرین کی ایک بڑی تعداد کی غیر آبادکاری کی وجہ سے ملک کی اقتصادی حالت کو بہت بڑا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ان غیر معمولی اختیارات سے کام لے کر پاکستان کے صوبوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے علاقوں میں مخصوص تعداد مہاجرین کو بسانے کا فوری انتظام کریں۔

ان غیر معمولی اختیارات کا یہ استعمال نہائت باموقعہ ہے منٹگمری کا حادثہ فاجعہ اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ مہاجرین کا اتنی بڑی تعداد میں کیمپوں میں پڑے رہنا نہ صرف ملک کی اقتصادی حالت پر برا اثر ڈال رہا ہے۔ بلکہ ملک میں بد امنی پھیلانے کا ذریعہ بھی بن رہا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آبادکاری میں جو تساہل صوبائی حکومتوں کی طرف سے اب تک ظہور میں آیا ہے۔ وہ اس اعلان کے مطابق عمل کرنے سے بڑی حد تک دور ہو جائے گا۔ اور مہاجرین کا مسئلہ بڑی حد تک حل ہو جائے گا اگر اس کام کو محبت ہمدردی اور عزم صمیم سے سرانجام دینے کی کوشش کی گئی۔ اور مہاجرین اور ان کے لیڈروں نے دلچسپی پیدا کرنے کی بجائے حکومت کا ہاتھ بٹایا تو یقیناً یہ مہاجرین کے لئے بھی اور عام طور پر ملک کے لئے بھی اچھے نتائج کا حامل ہوگا۔

ملک وقوم کا اسی میں فائدہ ہے کہ یہ مہاجرین جو کیمپوں میں پڑے ہوئے ہیں بجائے اس طرح وقت ضائع کرنے کے جلد کہیں آباد ہو کر اپنی زندگی کی نئی راہیں نکالنے اور نئے حالات سے مانوس ہونے کی کوشش کریں۔ تاکہ ان کی اپنی تکالیف بھی رفع ہو جائیں۔ اور حکومت بھی ان کے فکر سے سبکدوش ہو کر ملک کے دوسرے مفید کاموں میں دلجمعی سے مصروف ہو سکے۔

اس ضمن میں ان لوگوں کو ایثار دکھانے کا بڑا موقعہ ہے۔ جنہوں نے ناجائز طور پر بڑے بڑے رقبوں پر لالچ کی وجہ سے قبضہ کر لیا ہوا ہے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اشد ضرورت کے مطابق اراضی یا جائداد اپنے قبضہ میں رکھ کر باقی ان غریب اور نادار بھائیوں کے لئے وقف کر دیں۔ جن کے پاس کچھ بھی نہیں رہا۔

حضرت محمد الیاس صاحب رضؓ کے مختصر سوانح حیات

از مکرم قاضی محمد یوسف صاحب پشاور

حضرت مولوی محمد الیاس صاحب قریباً ۱۲۹۱ھ یا ۱۸۷۴ء میں بمقام چارسدہ ضلع پشاور علاقہ ہشت نگر میں متولد ہوئے۔ اپنے خاندان میں آپ ہی صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام میں تھے۔ بچپن اور جوانی میں بھی حضرت مولوی صاحب بڑے متقی پرہیزگار باحیا اور بااخلاق انسان تھے۔ آپ نے اپنی ابتدائی عمر میں قرآن کریم باترجمہ پڑھا۔ اور علم دین کی طرف توجہ رکھی۔ آپ بیس برس کی عمر میں مدرسہ میں داخل ہوئے۔ تین سال میں فارسی مڈل پاس کی۔ اور پھر نارمل سکول میں داخل ہو کر مدرسی کا امتحان پاس کیا۔ معاً بعد چارسدہ میں مدرس مقرر ہوئے۔

خانزادہ امیر اللہ خان صاحب پسر خان خداداد خان رخان اسمٰعیلہ ۱۹۰۳ء میں بیمار ہو کر بغرض علاج پشاور آئے۔ اور حضرت مولانا غلام حسن رضی اللہ عنہ احمدی کے مردانہ مکان میں قیام پذیر ہوئے۔ خاکسار نے آکر احمدیت کی تبلیغ کی۔ اور رفتہ رفتہ امیر اللہ خان صاحب داخل احمدیت ہوئے۔ جب امیر اللہ خان صاحب قدرے صحت یاب ہو کر واپس اسمٰعیلہ گئے۔ تو اپنے نام اخبار الحکم قادیان اور ریویو آف ریلیجنز کا رسالہ جاری کیا۔ حضرت قبلہ مولوی محمد الیاس صاحب چونکہ مدرس تھے اس واسطے وہ ڈاک خانہ کے کام پر بھی مقرر تھے۔ اسطرح انکو خانزادہ امیر اللہ خان صاحب کے نام آمدہ اخبار الحکم اور ریویو اردو کے مطالعہ کا موقعہ ملتا رہا۔ نیز کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کا بھی موقعہ ملتا رہا۔ گویا ان کی احمدیت کا ذریعہ امیر اللہ خان صاحب ہوئے۔

خان خداداد خان صاحب کی وفات کے بعد اس کا بھتیجہ اور داماد خان محمد اکبر خان اسمٰعیلہ مقرر ہوا تھا۔ چونکہ صبح اور بعد نماز عصر ان کے مہمانخانہ میں معززین و خوانین اسمٰعیلہ کا اجتماع ہوتا رہتا تھا۔ اور باہم ہر قسم کی گفتگو کا موقعہ ملتا رہتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مزار نور جہاں

مزار نور جہاں پر ہوئی ہے شام مجھے | ہوا ہے چشم کشا دل کا اختتام مجھے
یہ شرق و غرب و شمال و جنوب کا منظر | عجیب درد فزا ہے غروب کا منظر
خود آشکار ہے اس وقت رازِ ظلمت و نور | مری نظر میں نہیں امتیازِ ظلمت و نور

نہ طول و عرض نہ پست و بلند ہے اس دم
جہاں تمام دلِ دردمند ہے اس دم

ستارہ شام کا بامِ افق پہ مضطر ہے | کہ اشکِ گرم کوئی چرخ کی پلک پر ہے؟
ہے ان درختوں کا کیا روح سوز نظارہ | کھلا ہوا ہے کوئی درد و غم کا سیپارہ
چراغ کرمکِ شب تاب نے جلایا ہے | کہ پھول یاس نے اس خاک پر چڑھایا ہے

غضب ہے دھیمی سی لو میں جمال تربت کا
ہر ایک ذرہ ہے فانوس درسِ عبرت کا

ہزار رضیہ و نورجہاں ہیں زیرِ زمیں | ہزار قیصر و خاقاں نہاں ہیں زیرِ زمیں
اٹھا جو مٹی سے آخر ملا ہے مٹی میں | فنا ہے ذلیت سراسر بقا ہے مٹی میں
یہ کارخانۂ ہستی ہے اک الف لیلہ | یہ عزّ و جاہ کی لیستی ہے اک الف لیلہ

یہ باغ و راغ یہ دیوار و در ہیں جادو کے
یہ صبح و شام یہ شمس و قمر ہیں جادو کے

نعمتؔ

حضرت خلیفہ اولؓ کی چند اکسیریں

(۱) زدجام عشق۔ مردانہ طاقت کی خاص دوا ایک ماہ کے لئے بیس روپے
(۲) قرص جواہر۔ اعضائے رئیسہ کے لئے ۱۰۰ گولی چھ روپے
(۳) نورمنجن۔ پائیوریا کا علاج ہے دانت محفوظ رکھتا ہے دو روپے
(۴) سرمہ مبارک۔ آنکھوں کی جملہ امراض کا علاج دو روپے آٹھ آنے
(۵) افسنتین۔ معدہ کی اصلاح کرتی وہم اور غم دور کرتی ہے ایکما چھ روپے
(۶) تریاق اکھٹرا فی شیشی دو روپے آٹھ آنے مکمل کورس ۲۵ روپے

فائدہ نہ ہو تو خالی شیشی واپس آنے پر قیمت واپس کر دی جاتی ہے۔ یہ گارنٹی آپ کے روپے کی حفاظت کرتی ہے۔

دواخانہ نور الدینؓ جودھامل بلڈنگ لاہور

محبوسین سندھ کے لئے درخواست دعا

میاں عبدالرحیم صاحب احمد بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ محبوسین سندھ کے مقدمہ قتل کا فیصلہ ۱۴ ستمبر کو سنایا جائیگا۔ احباب ان کی باعزت رہائی کے لئے بالالتزام دعائیں فرماتے رہیں۔

اسی سلسلہ گفتگو میں امیر اللہ خاں صاحب کے احمدیت اختیار کرنے کی وجہ سے احمدیت کے مسائل پر بھی گفتگو رہتی۔ بالآخر چند معززین کی خواہش پر گرد و نواح کے علماء جمع ہو گئے اور احمدیوں سے تبادلہ خیالات کیلئے جلسہ مقرر کیا گیا۔ یہ واقعہ ۱۹۰۴ء کا ہے

(۷) جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب محترم میاں محمد یوسف صاحب احمدی اپیل نویس مردان مقرر ہوئے اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی قطب شاہ صاحب ساکن شامت پور طور و منتخب ہوئے۔ چونکہ گفتگو حیات و وفات حضرت عیسٰی ناصری پر تھی اور دلائل صرف آیات قرآنیہ سے دینے تھے۔ اس واسطے مولوی قطب شاہ صاحب اور اسکے ساتھی از روئے قرآن کریم حضرت عیسٰی ناصری کے حیات کا ثبوت پیش نہ کر سکے۔ اور مولوی صاحبان لاچار ہو کر اپنی ندامت کو چھپانے کی غرض سے اپنے مشہور ہتھیار فتویٰ کفر پر اتر آئے۔ اس مباحثہ میں حضرت مولانا محمد الیاس علیہ الرحمۃ ثالث مقرر ہوئے تھے انہوں نے فریقین کے دلائل سنکر جماعت احمدیہ کے حق میں ڈگری دی اور علماء کو ناکام بتایا۔ اسی مباحثہ کے اثر سے مولوی صاحب احمدیت کے بہت قریب ہو گئے

(۸) اسی مباحثہ کے بعد حضرت مولوی صاحب ۱۹۰۶ء میں اسماعیلہ سے چارسدہ تبدیل ہوئے۔ حضرت احمد جری اللہ ۱۹۰۸ء میں وفات پا گئے۔ اور حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح مقرر ہوئے۔ حضرت مولوی صاحب نے ۱۹۰۹ء میں ان کے ہاتھ پر احمدیت کی بیعت کی۔ آپ کے بیعت کرنے سے حلقہ احباب ہشت نگر میں ایک شور پڑ گیا۔ اور دوست احمدیت کے بارہ میں مسائل دریافت کرنے آتے۔ جن لوگوں کو حضرت مولوی صاحب سے کچھ نقار تھی۔ ان کو آپ کے خلاف شورش اور فتنہ انگیزی کرنے کا موقع بھی ہاتھ آگیا۔

(۹) احمدیت کی بیعت کرنے سے قبل محترم میاں محمد زمان خان صاحب رئیس چارسدہ ساکن قاضی خیل نے جو آپکے پاس قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر پڑھا کرتا تھا۔ آپ سے کہا۔ کہ حضرت مولانا یہ بات عجیب ہے۔ کہ آپ کا ترجمہ اور تفسیر میں سب احمدیت کی تائید پائی جاتی ہے۔ مگر آپ ابھی احمدی نہیں ہوئے یہ کیا بات ہے۔ حضرت مولانا نے جواب دیا کہ مجھے کوئی اور سوائے اسکے مانع نہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے دعویٰ نبوت کیا ہے

جب آپ نے مزید تحقیق کر کے اطمینان قلب حاصل کر لیا۔ تو آپ نے احمدیت قبول کر لی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ کہتے ہیں کہ میاں محمد زمان خان صاحبؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح اول سے بذریعہ خط یہ امر دریافت کیا۔ اور حضرت نور الدین نے جواب میں نبوت کے دعوے کی تصدیق فرمائی۔ افسوس ہے کہ خلافت ثانیہ کے قیام پر بعض وجوہ کی بنا پر میاں صاحب موصوف کو غیر مبائعین کا ساتھ دینا پڑا۔ چند سال ہوئے ہیں کہ ایکدن حضرت مولانا نے میاں محمد زمان خان صاحب کو یہ واقعہ یاد دلایا۔ مگر محترم میاں صاحب نے عذر نسیان پیش کر کے اس واقعہ سے انکار کیا۔ خط لکھنے کا اقرار تو کیا مگر جواب کے نوعیت سے لاعلمی ظاہر کی

(۱۰) چارسدہ میں تین مخالف آپ کے خلاف کھڑے ہوئے۔ ایک ملک مکرم خان نمبردار دوسرا ملا محمود صاحب کتب فروش معروف بہ اخی اور تیسرا اکبر شاہ۔ انہوں نے مشہور حاجی صاحب ترنگزائی کو حضرت مولانا صاحب کے خلاف اکسایا اور عامۃ الناس میں غلط باتیں مشہور کر کے آپکے خلاف شر و فساد برپا کیا۔ مگر حضرت مولانا ایک جری۔ اور قوی الجثہ اور طاقتور انسان تھے۔ اور مشہور پہلوان بھی تھے۔ اسی طرح علم قرآن اور علوم مروجہ میں بھی ماہر تھے۔ اس واسطے آپ سے کوئی مولوی مباحثہ کی غرض سے آمادہ نہ ہوتا۔

مولوی صاحب کی زوجہ محترمہ فرماتی ہیں کہ چارسدہ کے لوگ ہمارے گھر اپنی عورتیں سمجھا سمجھا کر بھیجتے کہ چونکہ مولوی صاحب کافر ہو گیا ہے اسواسطے آپ کا نکاح ان سے ٹوٹ گیا ہے آپ ان کو چھوڑ کر اپنی والدہ کے گھر چلی جاویں۔ میں ان کو جواب دیتی تھی کہ پہلے تو حضرت مولوی صاحب صرف پانچ نمازیں پڑھتے تھے۔ اب تو تہجد بھی پڑھتے ہیں۔ اور پہلے سے زیادہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے ہیں۔ تو یہ کیسے کافر ہیں۔ اور اگر یہ کافر ہیں۔ تو مسلمان کیسے ہوتے ہیں۔

آپ کے ہاں کثیر اولاد ہوئی۔ لیکن اس وقت دو فرزند زندہ ہیں یعنی عبد السلام خان جو پشاور کے محکمہ انجنیئرنگ میں کلرک ہیں۔ اور عبد القدوس خان جو گوادر خلیج فارس میں سب پوسٹ ماسٹر ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان ہر دو نوجوانوں کو والد محترم کا مخلص جانشین بنائے۔ آمین

لڑکوں کی اولاد میں سے چار فرزند ہیں۔ چھ لڑکیاں ہیں۔ لڑکوں کی اولاد میں سے آٹھ فرزند ہیں۔ گیارہ لڑکیاں ہیں کل اولاد زندہ مع اولاد نواسوں اور پوتوں کے قریباً تین درجن ہیں۔ خدا کے فضل سے سب احمدی ہیں۔

آپ کو علم قرآن میں بڑا شغف تھا۔ ہر مجلس میں ہر شخص سے مسائل دینیہ پر گفتگو کرتے رہتے۔ آپ سلسلے کے آنریری مبلغ تھے۔ اخلاق اور شوق سے تبلیغ کرتے۔ گفتگو میں صرف دلائل تک محدود رہتے۔ سختی برداشت کرتے۔ مگر سخت جواب نہ دیتے با مزاق خوش اخلاق اور ہر دلعزیز شخص تھے اظہار حق میں دلیر تھے۔

آپ بڑے سے بڑے آدمی کو بھی تبلیغ کرنے سے نہیں ہچکچاتے۔ اور آپ ہر چھوٹے اور بڑے سے ادب سے پیش آتے۔ اور لطیفہ گو اور نکتہ رس تھے۔ مہمان نوازی کا بڑا شوق تھا۔ خوش خوراک اور خوش پوشاک تھے اپنے دامادوں کی بڑی عزت کرتے اور اٹھ کر ملتے۔ بلکہ چھوٹے سے چھوٹے بچے کو بھی اٹھ کر ملتے۔

چار جوان فرزندان اور دو جوان لڑکیوں کے فوت ہونے کے صدمات دیکھے آپ نے وہ صبر اور استقامت کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ کہ آپ کی زوجہ محترمہ اور لڑکوں اور لڑکیوں پر بھی اس کا اثر تھا۔ اور ہے اور ایسی قسم کے صدمات میں اعلیٰ صبر کے نمونہ ہیں

حضرت مولانا موصی تھے اور اپنی وصیت اپنی زندگی ہی میں ادا کر دی تھی۔ تاکہ بعد میں کسی کو تکلیف نہ ہو۔ قرآن کریم کا اس قدر ادب کرتے کہ اگر کوئی شخص گھر میں غلطی سے قرآن کریم پر کوئی اور کتاب رکھ دیتا۔ اور آپ کو علم ہو جاتا۔ تو آپ رنج اور غم سے کھانا ترک کر دیتے۔ نماز باجماعت کا التزام رکھتے۔ اور قرآن مجید کا درس گھر میں روزانہ دیتے اور سب چھوٹوں اور بڑوں کو درس سننے کی تلقین کرتے۔ گھر سے جب بھی سفر پر جاتے تو گھر کے سب چھوٹوں بڑوں کو جمع کر کے دعا کرتے اور سفر پر رخصت ہوتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اس قدر محبت تھی۔ کہ ماہ اپریل ۱۹۴۸ء میں جب حضور پشاور تشریف لائے۔ تو اکثر اوقات آپ حضور کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ بلکہ پشاور چارسدہ۔ مردان۔ رسالپور۔ اور نوشہرہ کے دورہ میں ساتھ ساتھ رہے۔ بعض احباب کو آپ کے اس اخلاص پر رشک آتا رہا کہ اس بڑھاپے میں آپ نے جوانوں کا سا ساتھ دیا

وفات تک صحت اچھی رہی۔ بصارت عمدہ تھی کبھی عینک کا شوق نہ کیا۔ اخبار الفضل شوق سے مطالعہ کرتے۔ اور دیگر کتب کا بھی ہمیشہ مطالعہ جاری رکھتے۔ بڑا قیمتی کتب خانہ جمع کر رکھا تھا۔

عید الفطر ۱۳۶۷ھ کے دن مسجد احمدیہ میں حسب عادت بہت قبل از نماز حاضر ہوئے اور بعد از نماز حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور دوسرے احباب سے خوب معانقہ کیا۔ اور بڑے اخلاص سے احباب سے عید مبارک کی۔ عید کے دوسرے دن اپنے مکان واقعہ سول کوارٹرز میں احباب سے دیر تک قرآن مجید کے مختلف مقامات پر گفتگو کرتے رہے۔

گیارہ بجے کے قریب کھانا کھایا۔ بعد از فراغت چارپائی پر لیٹ کر مطالعہ میں لگ گئے۔ اسوقت تنہائی میں ایک قے آئی اور اس صدمے سے سر کی رگ پھٹ گئی۔ جس سے بیہوشی طاری ہو گئی۔

سب سے پہلے محمد الطاف خاں صاحب احمدی کو اطلاع ہوئی اور انہوں نے عبد السلام خان اور دوسرے احباب کو اطلاع دی۔ ڈاکٹر بلوائے گئے۔ ڈاکٹر فتح دین صاحب احمدی نے کہا۔ کہ حضرت مولوی صاحب کے دماغ کی رگ پھٹ گئی ہے۔

دوسرے دن صبح تک بیہوش ہی رہے اور ۱۳ شوال ۱۳۶۷ھ کو بروز دوشنبہ یا ۱۹ اگست ۱۹۴۸ء کو صبح ۵ بجے اپنے مولا کو جا ملے۔ ودّ صبح شام کثرت سے احباب حاضر ہوتے اور شام کو چھ بجے احمدیہ قبرستان واقع شہر پشاور میں سپرد خاک ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کی عمر شمسی حساب سے ۷۴ سال تھی اور قمری حساب سے ۷۶ سال

ایک عالم باعمل۔ ایک مخلص مبلغ احمدیت ایک ولی اللہ ہم سے جدا ہو کر خدا سے جا ملا اللّٰھم اغفرہٗ وارحمہٗ وادخلہٗ فی اعلیٰ علیین

حضرت مولوی صاحب کی نماز جنازہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے جماعت کثیر کے ساتھ ادا کی اور دیر تک بڑی لمبی دعائے مغفرت مانگی اور بڑی رقت سے پسماندگان کے صبر اور استقامت کے واسطے دعا فرمائی۔ خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔

احباب سے التماس ہے۔ کہ حضرت مولانا محمد الیاس علیہ الرحمۃ کا جنازہ غائب ادا فرما کر خدا تعالیٰ کے نزدیک اجر عظیم کے امیدوار ہوں۔

جن احباب نے عزیز عبد السلام خان یا ہم سے تعزیت فرمائی ہم سب ان کے تہ دل سے ممنون ہیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک افریقن احمدی کا قابل تقلید نمونہ
اشاعت اسلام کیلئے

مکرم [illegible] صالح محمد صاحب واقف زندگی

۵۵ پونڈ کی تھیلی

اکرافل ایک مقام ہے کہ جہاں سب سے پہلے گولڈ کوسٹ کے خطہ میں ہدایت کا چشمہ پھوٹا۔ اور آفتاب رسالت کی کرنوں نے سب سے پہلے اسی گاؤں کو ضیاء پاری کے لئے چنا۔ اور سب سے پہلے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہنے والا وجود اسی مبارک بستی میں پیدا ہوا۔ میں پرسوں عید کی نماز پڑھانے اس بستی میں گیا۔ تقریباً چار پانچ سو آدمی ہوں گے۔ جو نماز عید ادا کرنے اور گرد سے بھی وہاں جمع ہو گئے تھے۔ نماز پڑھائی خطبہ دیا اور دعا کرائی کہ ایک شخص عبد اللہ نامی آگے آئے اور انہوں نے کہا کہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے پچپن پونڈ دیتا ہوں اور دعا کے لئے بھی کہا۔ میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کے لئے دعا کرائی اور واپس آ کر اسی وقت سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بھی ان کے لئے دعا کا خط لکھا خطبہ جو میں نے عرض کیا۔ اس کا خلاصہ یہ تھا۔ رمضان مبارک کا مہینہ ہمیں ہر چیز اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربان کرنے کی مشق کرانے کیلئے آتا ہے۔ اور پھر بقر عید اسی وقفہ ڈال کر اللہ تعالےٰ ہم سے جان کی قربانی کا مطالبہ کر لیتا ہے تا دیکھے کہ رمضان میں جو ان کو قربانی کی مشق کرائی تھی۔ اس میں کون کون کامیاب ہوا ہے۔ اور کون کون ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرح خود برضاء و رغبت اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتا ہوا اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔

دوسری بات۔ اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر اہل دنیا پر بڑا اکرم کیا۔ عین ایسے وقت میں جبکہ دشمنان دین چاروں طرف سے اسلام پر حملے کر رہے تھے اور دن بدن اپنے حملوں کو تیز تر کرتے جاتے تھے۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ ہم نے اب اسلام کو نعوذ باللہ تباہ کر دیا تو اللہ تعالےٰ نے اسلام کی حفاظت کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہندوستان کی سرزمین میں مبعوث فرمایا تا دشمنوں کے منصوبوں کو پاش پاش کرے۔ اور پھر پرچم اسلام کو ساری دنیا میں لہرا دے۔ پس وہ آواز جو سرزمین ہند میں بلند ہوئی۔ آپ لوگوں نے ۹ ہزار میل پرے اسکو سنا اور سن کر کہا۔ ربنا اننا سمعنا منادیا۔

پس وہ موعود نبی علیہ السلام جس کی راہ تکتے تکتے دنیا والوں کی آنکھیں پتھرا گئیں اور وہ ان کو نہ ملا مگر آپ لوگوں نے اسکو پالیا اور یہ اللہ تعالےٰ کا اتنا بڑا اکرم ہے۔ ہم پر کہ ہم جتنا بھی اس کا شکریہ ادا کریں کم ہے۔

پس برادران من جب اللہ تعالےٰ نے ہم لوگوں پر اتنا بڑا اکرم کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی اس نے توفیق عطا فرمائی ....

... تو ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اسکی اسی طرح قدر کریں جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے کی تھی اور انہوں نے اللہ تعالےٰ کے لئے اور اسلام کے لئے ہر چیز قربان کر دی۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان کو ساری دنیا کا روحانی اور جسمانی بادشاہ بنا دیا۔ آؤ ہم بھی ان کی طرح سب کچھ اللہ تعالیٰ اور اسکے دین کے لئے قربان کر کے خدا اور اسکے حبیب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت ایک دفعہ پھر دنیا میں قائم کر دیں۔ کہ اسلام اس وقت ہم سے یہی چاہتا ہے اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

طلباء قوم کا بہترین سرمایہ ہیں۔ اگر ایک طالب علم بھی اپنے حقیقی مقصد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے برے ماحول سے متاثر ہو کر غیر ذمہ دار حرکات کرتا ہے۔ تو اس کا یہی مطلب ہے کہ اس کے سر پر کوئی ایسا سایہ نہیں۔ جو اس کی احسن طریق سے دیکھ بھال کر رہا ہو۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد ایک طالب علم ایک دوراہے پر کھڑا ہوتا ہے۔ اس کی آئندہ زندگی کا انحصار انہی دنوں کے فیصلے پر منحصر ہوتا ہے اگر وہ چاہے تو اپنی زندگی کو خوشگوار بنا سکتا ہے۔ اور چاہے تو ہمیشہ کے لئے ناکام ہو جاتا ہے۔

ایک طالب علم کے لئے جو دنیا میں اپنی قوم کا درخشندہ ستارہ بننا چاہتا ہے ضروری ہے کہ اوج ثریا کے تارے توڑنے کا خیال ہر وقت دامنگیر رہے

لیکن ان خیالات کو طالب علم کے دل و دماغ میں راسخ کرنے کے لئے ایک ایسے ماحول کا ہونا از حد ضروری ہے۔ جو ہر وقت ترقی کی راہ پر گامزن ہونے کی ہی باتیں ہوں۔ ان تمام باتوں کے علاوہ اگر ایک طالب علم ان اخلاق سے مزین ہو کر کالج سے باہر نہیں آتا ہے۔ جو قوم کے ننگ و ناموس کے لئے ضروری ہوں۔ تو وہ طالب علم قوم کے لئے ایک لعنت ہے۔ اور ان اخلاق کو سیکھنے اور سکھلانے کے لئے ایسے ماحول کا ہونا بھی لازمی ہے۔ جس میں قوم اور مذہب کے تہذیب و تمدن کا صحیح نقشہ موجود ہو۔

پاکستان جہاں دیگر دنیاوی معاملات میں تہذیب تمدن کا گہوارہ بننا چاہتا ہے وہاں پاکستان میں اسلامی خدمت کے استحکام کا نظارہ بھی پیش کیا جا رہا ہے۔ اسلامی حکومت اسلامی قوانین پر عمل پیرا ہونے سے ہی قائم ہو سکتی ہے۔ اس وقت کے سرکردہ لوگ پہلے مغربی تہذیب و تمدن میں رنگے ہوئے ہیں۔ اور مغربی تہذیب کا اثر اس وقت تک قائم رہے گا جب تک اس ماحول کے لوگ پاکستان میں موجود ہیں ان لوگوں کی ذمہ داریوں کو سنبھالنے والے پھر ایسے طلباء ہیں۔ جو اس وقت سکولوں سے نکل کر کالجوں میں آ رہے ہیں یا کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان ہی طلباء نے مستقبل قریب میں ایک قوم بننا ہے۔ اور اگر یہ طلباء بھی اسی روشنی میں تعلیم پاتے رہے تو یہ بھی مغرب کے رنگ میں رنگین ہو جائیں گے اور اسلامی حکومت کا قیام ایک ایسا خواب ثابت ہو گا جو کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا۔

اس اسلامی حکومت کے قیام کے لئے اور نئی پود کو اسلامی اخلاق میں رنگنے کیلئے ضروری ہے۔ کہ ان کے لئے صحیح اسلامی اخلاق کا ماحول پیدا کیا جائے۔ اور اس کی ذمہ داری سب سے زیادہ ان طلباء کے والدین پر آتی ہے۔ جو اس وقت کالجوں میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس وقت طلباء کے والدین کی نظریں لاہور اور دیگر شہروں کے کالجوں کی سر بفلک عمارتوں پر جم رہی ہیں۔ لیکن انہیں حیرانی میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں۔ فرقہ وارانہ مسائل کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اگر وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو آئندہ ملک و قوم کی عمارت کا ایک مضبوط ترین اور رنگ میں رنگا ہوا ستون تیار کریں تو تعلیم الاسلام کالج ہر لحاظ سے موزوں و مناسب ہے۔ ارباب کالج اس مقصد کو لے کر اٹھے ہیں۔ کہ وہ ایک سال میں خواہ چند ایسے ہی لڑکے تیار کریں۔ لیکن وہ ایسے طلباء کو کھرے رنگ میں تیار کرنے کے لئے مصمم ارادہ کر چکے ہیں۔ تاکہ خوبصورت عمارت سے حصول تعلیم کے بعد جو بھی طالب علم دنیاوی قومی اور ملی زندگی کو اختیار کرے وہ اسی کے لئے موجب عزت ہو نہ موجب نفرت و ذلت ہو۔

میں اہالیان پاکستان سے بالعموم اور باشندگان پاک پنجاب سے بالخصوص درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے بچوں کو اسلامی ماحول میں بھجوانے کے لئے تعلیم الاسلام کالج میں داخل کروا دیں۔

ایک کالج کی سب سے بڑی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔ اور کالج ہذا ان تمام میں ید طولیٰ رکھتا ہے۔

۱۔ کالج میں اسلامی ماحول میں اخلاق کو مضبوط کرنا
۲۔ کالج اوقات میں تعلیم کی کڑی نگرانی
۳۔ کالج فیس کا کم سے کم ہونا
۴۔ کالج ہوسٹل میں کم سے کم خرچ ہونا اور اعلیٰ ماحول کا موجود ہونا
۵۔ کالج میں طلباء کی صحت کو مضبوط بنانا
۶۔ کالج میں میڈیکل امداد کا ہر وقت ملجانا
۷۔ کالج میں بہترین عملہ کا موجود ہونا
۸۔ کالج میں سائنس لیبارٹریوں کا عمدہ ہونا
۹۔ کالج میں ہر تعلیمی سوسائٹی کا ہونا
۱۰۔ کالج میں [illegible] جسمانی کھیلوں و تالاب کشتی رانی کے انتظامات کا مکمل انتظامات ہونا
۱۱۔ کالج میں موزوں طلباء کی مالی امداد بہم پہنچانا۔
۱۲۔ کالج میں امتحانات کا باقاعدہ ہونا۔ اور اسکی اطلاع والدین کو پہنچانا۔

ان تمام خصوصیات پر پورا اترنے والا اگر کوئی کالج موجود ہے۔ تو وہ صرف اور صرف تعلیم الاسلام کالج ہے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ مینیجر

کشمیر کمیشن کے ارکان آج کراچی پہنچ جائینگے

کشمیر میں جنگ بند کرنیکے متعلق تجاویز کا جلد اعلان کر دیا جائیگا

نئی دہلی ۲۸ اگست۔ آج کشمیر کمیشن کا تین گھنٹے تک اجلاس ہوا۔ اس میں کل کراچی جانے کے متعلق تجاویز پر غور کیا گیا۔ کمیشن کے ارکان کل کراچی روانہ ہو جائینگے۔ اور ایک ہفتہ وہاں قیام فرمائینگے۔ پتہ چلا ہے کہ کراچی کے قیام کے دوران میں کمیشن کی طرف سے کشمیر میں جنگ بند کرنے کے متعلق تجاویز کا اعلان بھی کر دیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ اتوار کے روز کمیشن کی طرف سے کچھ ڈیلیگیٹ سری نگر بھیجے جائیں گے۔

ہندوستانی ہوابازوں کیطرف سے بربریت کا مظاہرہ

کراچی ۲۸ اگست۔ خبر ملی ہے کہ کل صبح ہندوستانی ہوائی جہازوں نے گلگت پر بمباری کی۔ اور ایک ہزار پونڈ وزنی بم گرائے۔ مکانات رہائش گاہوں کے علاوہ ہسپتالوں کو بھی سخت نقصان پہنچا

محاذ اوڑی پر چودہ ہندوستانی سپاہی ہلاک اور زخمی

مجاہدین نے ایک ہندوستانی طیارہ کو بھی گولی کا نشانہ بنادیا

تراڑکھل ۲۸ اگست۔ حکومت آزاد کشمیر نے ایک اعلامیہ میں بتایا ہے کہ اوڑی کے مغرب میں مجاہدین کی آزاد فوجوں سے جھڑپ ہوئی۔ ہندوستانی فوج کو بُری طرح شکست کھا کر پسپا ہونا پڑا۔ ۱۴ ہندوستانی مارے گئے اور زخمی ہوئے۔ اسلحہ کی بھاری مقدار مجاہدین کے ہاتھ آئی۔ آزاد کشمیر کی چوکی پر ایک ہندوستانی طیارہ نے بم گرانیکی کوشش کی لیکن اسے گولی کا نشانہ بنایا گیا۔

حکومت پاکستان ہندوستان کے ۴ کروڑ مسلمانوں کے تحفظ کا انتظام کرے

وزیر خارجہ پاکستان سے مہاجرین کے وفد کی ملاقات

کراچی ۲۸ اگست۔ سندھ سنٹرل مہاجرین کمیٹی کے ایک وفد نے کل پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں سے ملاقات کی۔ وفد نے وزیر خارجہ کی توجہ ہندوستان کے ۴ کروڑ مسلمانوں کی بے کسی اور بے چارگی کی طرف دلائی۔ ارکان وفد نے ان سے درخواست کی کہ حکومت پاکستان ان مظلوم مسلمانوں کی حفاظت کا انتظام کرے۔ بعد میں اسی وفد نے پاکستان کے ہائی کمشنر متعینہ دہلی مسٹر محمد اسماعیل سے ملاقات کی۔

ہندوستانی حکام ریاست بھوپال سے بھی بدظن ہونے لگے

ریاست سے آنے جانیوالوں پر کڑی پابندیاں

فرخ آباد ۲۸ اگست۔ ضلع فرخ آباد کے ضلع مجسٹریٹ نے یہ حکم دیا ہے کہ ضلع کا کوئی شخص بغیر اجازت طلب کئے ڈسٹرکٹ پاکستان ریاست حیدر آباد اور ریاست بھوپال نہیں جا سکتا۔ اس حکم میں مزید کہا گیا ہے کہ جو کوئی پاکستان ریاست بھوپال سے ضلع میں آئے اسے اپنی آمد کی اطلاع فوراً ہی نزدیکی تھانہ میں دینی چاہیئے۔ جو شخص گذشتہ دو ماہ میں پاکستان سے آیا ہے۔ اسے بھی فوراً ہی نزدیکی تھانہ میں اطلاع دینی چاہیئے۔

اکالیوں کی طرف سے ہندو ایم۔ ایل۔ اے۔ کو قتل کی دھمکی

سنگرور ۲۸ اگست۔ اکالی پارٹی نے گذشتہ دنوں ایک کانفرنس زیر صدارت ماسٹر تارا سنگھ بلائی تھی لیکن ریاستی عوام نے ماسٹر جی کا خیر مقدم کالی جھنڈیوں سے کیا۔ نمائندہ سٹیٹس پریس آف انڈیا اور شری جالمکند ایم۔ ایل۔ اے کانگرس صدر سنگرور نے آنکھوں دیکھی خبریں ارسال کیں۔ جن پر ان کو قتل کی دھمکی دی گئی۔ نواحی دیہات سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ ماسٹر تارا سنگھ کی اکالی پارٹی کے ورکر یہ پرچار کر رہے ہیں۔ کہ اگر ماسٹر تارا سنگھ کی مخالفت کی گئی۔ تو تمہارا وہی حشر ہوگا۔ جو مسلمانوں کا ہوا ہے۔ متعدد ہندو بھاگ کر شہروں میں جا رہے ہیں۔ وڈھ بھ گاؤں میں سے بہت ہندو ہجرت کر گئے۔ یوتھ کانگرس نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اشتعال انگیزیاں پیدا کرنے والوں کو گرفتار کیا جائے۔

کراچی ۲۸ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ دولت پاکستان بنک میں تقریباً دو ہزار روپیہ کی ایک واردات ہوئی ہے۔ جس کے متعلق پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

دہلی کا حج بکنگ آفس

جلد ہی بند کر دیا جائیگا

کلکتہ ۲۸ اگست۔ حکومت مغربی بنگال نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ اس صوبہ کے جن لوگوں نے حج پر جانے کے لئے حج بکنگ آفس نئی دہلی کو رقمیں روانہ کی تھیں وہ واپس کر دی گئی ہیں کیونکہ یہ لوگ پچھلے سال حج پر نہ جا سکے۔ پتہ چلا ہے کہ حکومت ہند نئی دہلی کے حج بکنگ آفس کو بند کر دے گی۔

سرخپوشوں پر ۵۰ ہزار روپیہ جرمانہ

پشاور ۲۸ اگست۔ حکومت سرحد نے ضلع مردان کے چیدہ چیدہ سرخپوشوں پر ۵۰ ہزار اجتماعی جرمانہ کیا ہے اس سے صوابی تحصیل میں پرامن شہریوں کی حفاظت کے لئے جو پولیس مقرر کی جائے گی۔ اس کا خرچ پورا کیا جائیگا۔

دو کروڑ روپے کی کھانڈ

برازیل سے منگوائی جائیگی

کراچی ۲۸ اگست۔ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان سے نہیں بلکہ برازیل سے کھانڈ منگوائی جائے۔ اندازہ ہے حکومت پاکستان حکومت برازیل کو ۲ کروڑ روپے کی کھانڈ کا آرڈر دے گی۔

کپڑے کی ہزاروں گانٹھیں

بمبئی سے کراچی پہنچ گئی

کراچی ۲۸ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ کپڑے کی ۵۰۰۰ گانٹھیں بمبئی سے کراچی پہنچ گئی ہیں۔ ۲۵۰۰ مزید گانٹھیں جلد ہی پہنچ جائینگی۔ حکومت پاکستان ۶۰ ہزار اور گانٹھیں خریدنے کی بھی کوشش کر رہی ہے۔ اس کپڑے میں سے سندھ ٹیکسٹائل بورڈ کو ۵۰۰ گانٹھیں ملی ہیں۔ موجودہ کوٹے کے مطابق سندھ میں کپڑے کا سالانہ خرچ ۵۰۰ گانٹھیں ہے۔

انجمن ترقی اُردو کی لائبریری کراچی آئیگی

مولوی عبد الحق اور پنڈت کیفی کا دورہ

کراچی ۲۸ اگست معلوم ہوا ہے کہ کل پاکستان انجمن ترقی اُردو کے مولوی عبد الحق و پنڈت وتاتریہ کیفی عنقریب ہی لائل پور لاہور رہتے ہوئے دہلی تشریف لیجائینگے۔ اور وہاں سے انجمن ترقی اردو کی لائبریری اور نادر قلمی نسخ کراچی لانے کی کوشش کرینگے۔ حکومت ہند نے اس کتب خانے کو دہلی سے باہر بھیجنے کیخلاف بہت سی رکاوٹیں پیدا کر دی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی بنگال کی دعوت پر ڈاکٹر مولوی عبد الحق صاحب ڈھاکہ بھی تشریف لے جائینگے۔

مشرقی پنجاب میں کثرت بارش سے

مکانات ٹوٹ پھوٹ گئے

اشیاء کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ

شملہ ۲۸ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ زبردست بارشوں کی وجہ سے پناہ گزینوں کے لئے مکانوں کی تعمیر کے کام میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ ریواڑی اور رہتک میں غیر معمولی سیلاب آیا۔ جس سے نامکمل مکانات کو سخت نقصان پہنچا۔ زبردست بارشوں کی وجہ سے ریواڑی اور رہتک میں اس قدر سیلاب آیا۔ جو ۱۹۲۸ء کے بعد آج تک نہیں آیا تھا۔ ڈیرہ فیروزپور کا جھلا کا حلال آباد۔ مکتسر کے درمیان سڑکیں ۳۱ اگست تک موٹر ٹریفک کے قابل نہیں۔ شملہ میں لگاتار کئی روز سے بارش ہو رہی ہے اور یکم جون سے شہر میں ۳۳ انچ بارش ہو چکی ہے۔

ہندوستانی آئین ساز اسمبلی سے سوشلسٹ مستعفی ہو جائینگے

نئی دہلی ۲۸ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ دستور ساز اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے فوراً بعد دستوریہ کے سوشلسٹ ممبر ممبری سے مستعفی ہو جائینگے۔ سوشلسٹوں نے پارٹی کے کانگرس سے تمام تعلقات منقطع کرنے کے فیصلہ کے فوراً ہی بعد صوبائی اسمبلیوں سے استعفی دیدیا تھا۔ پھر بھی پارٹی کی منتظمہ کمیٹی نے پنڈت نہرو کی درخواست پر نئے آئین کی منظوری تک سوشلسٹوں کو دستور ساز اسمبلی کا ممبر رہنے کی اجازت دے دی تھی۔ لیکن انہیں اس کے فوراً ہی بعد مستعفی ہو جانے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ آئین کی منظوری کے بعد ہند دستوریہ اور اس پر عملدر آمد ہونے تک اسمبلی مستعمرہ کی پارلیمنٹ کی حیثیت سے کام جاری رکھے گی سوشلسٹ ممبر دستور ساز اسمبلی کی کانگرس اسمبلی پارٹی سے پہلے ہی مستعفی ہو چکے ہیں۔

قبائلی پٹھانوں کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کیلیئے پاکستان کی جد وجہد

کراچی ۲۸ اگست۔ قبائلی پٹھانوں کی مجلسی اور اقتصادی حالت بہتر بنانے کیلیئے حکومت پاکستان بہت سی تجویزوں پر غور کر رہی ہے اس سلسلے میں ایک تجویز کو عملی جامہ پہنا دیا گیا ہے جلد ہی شمال مغربی قبائلی علاقہ کے وسط میں اون کا ایک کارخانہ قائم کیا جائیگا واضح رہے کہ پاکستان کے وزیر خزانہ نے بجٹ میں قبائلیوں کی حالت سدھارنے کیلیئے ۵ لاکھ روپیہ مخصوص کر دیا تھا۔ اس رقم میں ۱½ لاکھ روپیہ قبائلیوں کو علم کی روشنی سے منور کرنے اور باقی رقم صنعتوں پر خرچ کی جائیں گی اون کا کارخانہ دو ماہ تک قائم ہو جائے گا۔ اور اس سے قبائلی پٹھان فائدہ اٹھائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah